OPEN ACCESS: Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235 & ISSN (PRINT): 2710-0227
https://www.arjicc.com DOI: **10.5281/zenodo.10519361**

حقوق انسانی کا قدیم وجدید تصور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

The Ancient and Modern Concept of Human Rights in the Light of Islamic Teachings

Dr. Mahmood Ahmad
Assistant Professor Department of Islamic Studies NCBA & E, DHA Campus Lahore.

Muhammad Qaisar Shahzad
Head of Department, Islamic Studies NCBA & E, DHA Campus Lahore.

Hafiz Ahmad Raza
M. Phil Scholar, Department of Islamic Studies NCBA & E, DHA Campus Lahore.
Email: hafizahmadraza237@gmail.com

Received on: 14-07-2023 Accepted on: 16-08-2023

Abstract

The concept of human rights has evolved over millennia, encompassing both ancient and modern perspectives. This abstract explores the intricate relationship between these two notions and the role of Islamic teachings in bridging the gap. While ancient civilizations like Greece and Rome laid the groundwork for certain rights, modern human rights have been codified through international agreements such as the Universal Declaration of Human Rights. In this context, Islamic teachings offer a unique perspective, as they encompass a rich history that predates and aligns with contemporary human rights values. Ancient civilizations, particularly the Greeks and Romans, contributed significantly to the development of foundational human rights principles. Concepts like freedom, equality, and justice emerged in these societies and continue to shape modern human rights discourse. However, it is crucial to acknowledge that these rights were often limited in scope, applying primarily to certain classes or groups within society. Modern human rights, as articulated in documents like the Universal Declaration of Human Rights, expanded the scope to encompass all individuals, regardless of their race, religion, or social status. This global consensus emerged after the horrors of World War II, emphasizing the need for universal rights to prevent future atrocities. Islamic teachings, rooted in a rich tradition dating back over 1,400 years, provide a unique perspective on human rights. The Quran and Hadith (Prophet Muhammad's sayings and actions) emphasize the inherent dignity and worth of all human beings. Islamic principles advocate for the protection of life, property, and honor, and they stress the importance of justice, equality, and compassion. In conclusion, the concept of human rights has evolved from ancient civilizations to modern international agreements. Islamic teachings provide a valuable perspective that bridges this historical gap, emphasizing the intrinsic value of every human being and advocating for principles that align with contemporary human rights values. By recognizing the common ground between ancient, modern, and Islamic human rights concepts, societies can work towards a more inclusive and just world for all.

Keywords: human rights, modern perspective, regardless, Islamic teachings, Quran and Hadith

حق کا مفہوم:

حق ایک مفہوم عمومی طور پر ایک شخص کو کسی چیز یا عمل کا دعویٰ کرنے کا اختیار دیتا ہے۔ حقوق انسانی کے بارے میں بات کرتے ہوئے، حق ایک فطری، اصلی اور غیر قابل تجزیہ پہلو رکھتا ہے جس کا بنیادی مفہوم ہے کہ ہر انسان کو صرف اس کی وجود و بشریت کی بنا پر کچھ حقوق حاصل ہوتے ہیں۔ حقوق انسانی انسان کے توجہ، عنایات اور تعامل کی بنیاد ہیں جو اس کی عزت، احترام، آزادی، انصاف اور ترقی کو یقینی بناتے ہیں۔

حقوق کی اقسام:

حقوق کئی اقسام میں تقسیم کئے جا سکتے ہیں۔ یہاں کچھ اہم اقسام درج ذیل ہیں:

1۔ حقوق مدنی:

حقوق مدنی شہری حقوق کے طور پر جانے جاتے ہیں جو انسان کی زندگی، آزادی اور خصوصیت کو تنظیم کرتے ہیں۔ ان میں شامل ہو سکتے ہیں مثلاً، حق زندگی، حق آزادی، حق ملکیت، حق تشریفاتی، حق خصوصیت، حق عدالتی، حق تعلیم وغیرہ۔

2۔ حقوق سماجی:

حقوق سماجی سماجی اصلاح اور تعاون کے مسائل پر توجہ دیتے ہیں۔ یہ حقوق متعلقہ معاشرتی گروہوں کی حمایت کرتے ہیں اور ان میں شامل ہو سکتے ہیں مثلاً، حق برادری، حق عدالتی دعویٰ، حق خانوادہ، حق کام کرنے کا، حق سوشل سیکیورٹی، حق روزگار وغیرہ۔

3۔ حقوق سیاسی:

حقوق سیاسی سیاسی اصلاحات کو تنظیم کرتے ہیں اور شہریوں کو سیاسی مشارکت اور حکومتی فعالیتوں کا حق دیتے ہیں۔ یہ حقوق میسر سیاسی نظموں کے تحت تشکیل پاتے ہیں مثلاً، حق رائے دہی، حق انتخاب، حق حریمیت، حق جمعیت، حق انتظامی، حق جلسات، حق آزادی بیان و غیرہ۔

4۔ حقوق اقتصادی:

حقوق اقتصادی معیشتی ترقی، کاروباری حقوق اور عدالتی نظام کے بارے میں بات کرتے ہیں۔ ان میں شامل ہو سکتے ہیں مثلاً، حق کامیابی، حق حاصلی، حق تجارت، حق ملکیت، حق مالکیت، حق معیشتی، حق سرمایہ کاری وغیرہ۔

حقوق انسانی انسانیت کی اہم ترین اصولیں ہیں جو ہر انسان کو صرف اس کی وجود و بشریت کی بنا پر حاصل ہوتے ہیں۔ یہ حقوق ہر فرد کو عزت، احترام، آزادی، انصاف، مساوات، رحم و شفقت، احترام و تعاون کے حقوق کی تسلسل کو یقینی بناتے ہیں۔ حقوق انسانی ایک اصولی تصور ہیں جو انسانیت کی بنیادوں پر قائم ہوتے ہیں اور انسانی تجربے، قیمتوں اور آداب کی نوعیت کو پہچانتے ہیں۔

حقوق انسانی کی اہمیت:

1 ۔ عزت و تکریم:

حقوق انسانی انسانی عزت کو حفاظت کرتے ہیں۔ ہر انسان کو ان کے موجودگی کا سامانہ کرتے ہیں اور ان کی خود احترامی کو قائم رکھتے ہیں۔

2 ۔آزادی:

حقوق انسانی ہر شخص کو آزادی کا حق دیتے ہیں۔ آزادی کا حق انسان کو خود تشریف کرنے، تجربات کرنے اور اپنی طرزِ زندگی کو چننے کی اجازت دیتا ہے۔

3 ۔انصاف:

حقوق انسانی ہر شخص کو انصاف کا حق دیتے ہیں۔ یہ انسانی تعاملات میں
عادلیت، برابری اور منصفانہ کاروائی کو تضمین کرتے ہیں۔

4 ۔مساوات:

حقوق انسانی ہر شخص کو مساوات کا حق دیتے ہیں۔ یہ انسانوں کو جنس، مذہب، زبان، نسل، رنگ یا سماجی حیثیت کی بناپر تفریق کرنے سے روکتے ہیں۔

5 ۔رحم و شفقت:

حقوق انسانی ہر شخص کو رحم و شفقت کا حق دیتے ہیں۔ یہ ہمیشہ انسانوں کے تجربات، مشکلات اور ضروریات کو سمجھتے ہیں اور ان کو مدد اور حمایت کرتے ہیں۔

6 ۔احترام و تعاون:

حقوق انسانی انسانوں کے درمیان احترام و تعاون کو تشجیع کرتے ہیں۔ یہ سماجی تعاون کو ترویج کرتے ہیں اور سوشل بنیادوں کو مستحکم کرتے ہیں۔

حقوق انسانی کا تعارف کرتے وقت یہ ضروری ہے کہ ہم انسانی حقوق کی جنتیں قدر کریں اور یہ تسلسل کو قومی، عالمی اور قانونی سطحوں پر مستحکم کرنے کی کوشش کریں۔ حقوق انسانی کی پاسداری کرنا انسانیت کے ترقی اور تعمیر کا اہم رکن ہے۔

حقوق انسانی کی تاریخ کا مطالعہ کرنا حقوق انسانی کی تشکیل اور ترقی کی اہمیت کو سمجھنے کے لئے بہت اہم ہے۔ یہ تاریخ اہمیت رکھتی ہے کیونکہ:

1 ۔ تشکیلِ حقوق انسانی:

تاریخ حقوق انسانی بتاتی ہے کہ کیسے اسلام سے لے کر دیگر مذاہب اور قومیتوں نے انسانی حقوق کے تصورات کو تشکیل دیا ہے۔ یہ بتاتی ہے کہ کس طرح انسانی حقوق کی قدیم مفہومیں اور فلسفیہ کی بنیاد پر اجتماعی ترقی کے عصر میں حقوق انسانی کی تشکیل ہوئی ہے۔

2 ۔پیش رفتِ تاریخ:

تاریخ حقوق انسانی ہمیں بتاتی ہے کہ کیسے حقوق انسانی کی تصورات اور حمایتیں مختلف زمانوں میں تبدیل ہوئیں اور کیسے انسانی ترقی کے ساتھ

ترقی کی گئیں ہیں۔ یہ بتاتی ہے کہ کیسے اجتماعی، سیاسی، معاشی، اور فکری تبدیلیوں نے حقوق انسانی کو متاثر کیا ہے۔

3 ۔معاصر تناظر:

تاریخ حقوق انسانی کی مطالعہ سے ہم معاصر حقوق انسانی کو بہتر سمجھ سکتے ہیں۔ یہ ہمیں بتاتی ہے کہ کیسے حقوق انسانی کی تصورات اور تشکیل میں تبدیلیاں ہوئی ہیں اور کیسے معاصر مسائل اور تحدیدیں حقوق انسانی کو متاثر کرتی ہیں۔

4 ۔قومی اور بین الاقوامی معاہدے:

تاریخ حقوق انسانی میں قومی اور بین الاقوامی معاہدوں کا اہم کردار ہے۔ یہ ہمیں بتاتی ہے کہ کیسے حقوق انسانی کے حفاظت اور ترویج کے لئے قومی اور بین الاقوامی سطح پر قانونی ماٰخذ بنائی گئیں ہیں۔

5 ۔تحریکات وجنگیں:

تاریخ حقوق انسانی میں تحریکات اور جنگیں کا بھی اہم کردار ہے۔ یہ بتاتی ہے کہ کیسے انسانی حقوق کی حفاظت اور ترویج کے لئے لوگوں نے تحریکات کیں اور جنگوں میں جدوجہد کی۔ تاریخ حقوق انسانی کی مطالعہ اہم ہوتی ہے کیونکہ یہ ہمیں بیان کرتی ہے کہ حقوق انسانی کا سفر کیسے ہوا ہے اور کیسے ہم مستقبل میں حقوق انسانی کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ حقوق انسانی کا قدیم وجدید تصور قرآن وحدیث کی روشنی میں بہت واضح طور پر بیان شدہ ہے۔ قرآنِ کریم میں انسانی حقوق کے معاملات میں عدل وانصاف، احترام، احسان، آزادیوں کی حفاظت، مساوات، امن، خدمت کی اہمیت، امتناع، وغیرہ کی بات کی گئی ہے۔ حقوق انسانی کا قدیم وجدید تصور کیچڑ ھتے بھی بہت واضح طور پر موجود ہے۔

قرآن میں مثالیں درج ذیل ہیں:

"-يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ" (1)

یہ آیت بیان کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو مختلف قبائل اور قوموں میں تقسیم کیا ہے تاکہ تم آپس میں تعارف کر سکو۔ اسلام میں اعلیٰ مقام پر وہ شخص ہے جو تقویٰ میں سب سے بڑھ کر ہوتا ہے۔

"-وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَمَن قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِف فِّي الْقَتْلِ ۖ إِنَّهُ كَانَ مَنصُورًا" (2)

یہ آیت بیان کرتی ہے کہ کسی غیر مرتکب کو بغیر حق کے قتل نہ کرو۔ اگر کوئی بے گناہ شخص مظلوم طور پر قتل ہوتا ہے تو ہم نے اس کے ولی کے لئے اختیار کی قوت دی ہے، لیکن وہ زیادتی کرنے میں نہ امیدیں پیدا کرے۔

حدیث نبوی میں بھی انسانی حقوق کے بارے میں اہم اقوال شامل ہیں:

-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ لَمْ يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللهُ" (3)

یہ حدیث بیان کرتی ہے کہ جو شخص لوگوں کو رحم و کرم نہیں کرتا، اللہ تعالی بھی اس کو رحم و کرم نہیں کرتا۔

-عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ أَوْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ" (4)

یہ حدیث بیان کرتی ہے کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کا رزق بڑھایا جائے یا اس کے عمر میں برکت ڈالی جائے، وہ اپنے رشتے داروں سے تعلق قائم رکھے۔

یہ مثالیں صرف کچھ مثالیں ہیں جو قرآن و حدیث میں حقوق انسانی کے قدیم اور جدید تصورات کی روشنی میں بیان کی گئی ہیں۔ حقیقت میں قرآن و حدیث میں بہت ساری آیات اور احادیث موجود ہیں جو حقوق انسانی کو پر امتم بیان کرتی ہیں اور مسلمانوں کو انسانی حقوق کی حفاظت کرنے کی ذمہ داری سونپتی ہیں۔

"لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ" (5)

یہ حدیث نبوی کا ایک جملہ ہے جس کے مطابق کوئی بھی ایمان نہیں لا سکتا جب تک وہ اپنے برادر کے لئے وہی چیزیں پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ یہ اخلاقی اصول کو بیان کرتی ہے کہ ہمیں دوسروں کے لئے بھی وہی اچھیاں چاہیے جو ہم اپنے لئے چاہتے ہیں

"أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ: الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤَدِّيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا" (6)

یہ حدیث جبریل میں آتی ہے اور اس کے مطابق اسلام کی تعریف کی گئی ہے۔ اسلام کے چار انسانی اصول ہیں: توحید (ایکتوس کی تصدیق)، نماز، زکاۃ، روزہ، اور حج (جب قابلیت ہو حقوق اور سیرت طیبہ کی روشنی میں اسلامی آیات اور حدیثوں نے انسانی حقوق کے اہمیت اور احترام کو تجسیم کیا ہے۔ مسلمانوں کو یہ سمجھنا چاہئے کہ ہمیں دیگر ان کے ساتھ عدل و انصاف، محبت، احسان، اور احترام کے ساتھ برتاو کرنا چاہئے۔

بچوں کے حقوق:

اسلامی تعلیمات میں بچوں کے حقوق کی اہمیت اور احترام کو بہت واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اسلام کی روشنی میں، بچوں کے حقوق کی حفاظت اور پرورش کرنا مسلمانوں کی ذمہ داری ہے۔ یہاں کچھ اسلامی تعلیمات کے حوالے سے بچوں کے حقوق پر بات کی جائے گی:

1. حق زندگی:

ہر بچے کا حق ہے کہ وہ محفوظ اور سالم طریقے سے زندگی گزارے۔ بچے کی حیات برے سے برہ نہیں ہونی چاہیے اور ان کی تربیت اور حفاظت کا خیال رکھا جانا چاہیے۔

2. حق نام:

بچے کا حق ہے کہ ان کا معاملاتی نام ان کی شناخت کو درست طریقے سے دوسروں کو بتا سکے۔ نام کی انتخاب میں ان کی تعلیمات اور اسلامی اداروں کے اصول کو مد نظر رکھنا چاہیے۔

3. حق تربیت:

بچے کو اچھی تربیت اور تعلیم دینا ہر والدین کا فرض ہے۔ اسلام میں والدین کو بچوں کی تربیت میں زیادہ توجہ دینے کی ہدایت کی گئی ہے۔ بچوں کو عدل وانصاف، احترام، اخلاقیت، ایمان، اور دیگر اسلامی اقدار کے ساتھ تعلیم دینی چاہیے۔

4. حق اموال:

بچوں کا حق ہے کہ ان کی ملکیت کو حفظ کیا جائے اور ان کے مالی حقوق کی حفاظت کی جائے۔ والدین کو بچوں کی تحصیل، وراثت، اور دیگر مالی امور میں ان کے حقوق کی پاسداری کرنی چاہیے۔

5. حق تعلیم:

بچوں کا حق ہے کہ ان کو اچھی تعلیم فراہم کی جائے۔ تعلیم کی بنیاد اخلاقی، دینی، اور علمی تربیت ہونی چاہیے۔ اسلامی تعلیمات کے حوالے سے، بچوں کو قرآن، حدیث، دعا، نماز، اور دیگر اسلامی علوم کی تعلیم دی جانی چاہیے۔

6. حق حفاظت:

بچے کا حق ہے کہ ان کی حفاظت کی جائے اور انہیں ناجائز شدیدی، زیادتی، یا سختی سے بچایا جائے۔ ان کے ساتھ برداشت نہیں کی جانی چاہیے اور ان کے حقوق کی پاسداری کی جانی چاہیے۔

اسلام میں بچوں کے حقوق کی حفاظت کرنا اور ان کی تربیت اور تعلیم کیلئے مختلف احکام وضوابط ہیں۔ ان حقوق کی پاسداری کرنے والے افراد کو چاہئے کہ وہ اسلامی تعلیمات کو سمجھیں اور ان کی روشنی میں بچوں کے حقوق کی پابندی کریں۔

ہمسائیوں کے حقوق:

قرآن وسنت میں ہمسایوں کے حقوق کی بہترین تشریعات شامل ہیں۔ ایک مسلمان کو اپنے ہمسایوں کے ساتھ معاشرتی روابط میں انصاف، محبت، احسان، اور احترام کی روشنی میں ان کے حقوق کو مدنظر رکھنا چاہیے۔ چنانچہ، یہاں کچھ قرآنی آیات، حدیث نبوی، اور اقوالِ صحابہ بیان کیے گئے ہیں جو ہمسائیوں کے حقوق کی روشنی میں معاشرتی روابط کو روشن کرتے ہیں:

1. قرآن میں آیات:

- "وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ۖ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا" (7)

یہ آیت بیان کرتی ہے کہ ایک مسلمان کو اللہ کی عبادت کرنے کے ساتھ - ساتھ اچھے طور پر والدین، رشتہ دار، یتیم، مسکین، قریبی پڑوسی، ٹیکسی والا، اور مسافر کے حقوق کی پابندی کرنی چاہیے۔

2. حدیث نبوی:

-عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ" (8)

یہ حدیث بیان کرتی ہے کہ کسی بھی شخص کو مسلمان ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے برادر کے لئے وہی چیزیں چاہے جو وہ اپنے لئے چاہتا ہے۔ یہاں شامل ہمسایوں کے ساتھ بھی یہ مطلب ہوتا ہے کہ ہم ان کے حقوق کا احترام کریں اور ان کے لئے وہی خواہشات رکھیں جو ہم اپنے لئے رکھتے ہیں۔

3. اقوالِ صحابہ:

-عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا آمَنَ بِي مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ" (9)

یہ اقوالِ صحابہ میں آیا ہے جس کے مطابق ایک شخص جو اپنے ہمسایہ کو اپنے خوفوں اور اذیتوں کے بارے میں پُر اعتماد نہیں کرتا، وہ مکمل طور پر ایمان نہیں رکھتا۔ یہاں تک کہ روایات میں اس بات کی بھی اظہار ہے کہ جس شخص کا ہمسایہ اسکے اذیتوں کا باعث بنتا ہے، وہ جنتی نہیں ہو سکتا۔

یہاں بھی ذراوں نمونہ آپ کو انسانی حقوق کی اہمیت اور سیرتِ طیبہ کی روشنی میں ہمسائیوں کے حقوق کو پابندی کرنے پر غور کرنے کی تشویش ہے۔

جنگی قیدیوں کے حقوق:

اسلام کی روشنی میں، جنگی قیدیوں کے حقوق کا تصور اور پابندیوں کا تشریعی چارچہ قدیم سے ہی موجود ہے۔ اسلامی تعلیمات میں مسلمانوں کو جنگی قیدیوں کے حقوق کی پاسداری اور ان کی احترام و تحفظ کا فرض ہے۔ یہاں کچھ اصول اور ضوابط بیان کیے گئے ہیں جو اسلام کی روشنی میں جنگی قیدیوں کے حقوق کو تجسیم کرتے ہیں:

1. عدل وانصاف:

اسلام میں جنگی قیدیوں کے ساتھ عدل وانصاف کا سلوک کرنے کی تنصیحات ہیں۔ جنگی قیدیوں کو معاملات میں منصفانہ سلوک کرنا چاہیے اور ان کے حقوق کی حفاظت کی جانی چاہیے۔

2. انسانیت کی احترام:

اسلامی تعلیمات میں جنگی قیدیوں کو انسانیت کی احترام سے پیش آنا کا حکم ہے۔ ان کے ساتھ نرمی، مہربانی، اور احترام کے ساتھ برتاو کرنا چاہیے۔

3. جسمانی تشدد کی ممانعت:

اسلام میں جنگی قیدیوں کے ساتھ جسمانی تشدد کرنے کی تشدید کی جاتی ہے۔ ان کے ساتھ تشدد، زیادتی یا شدیدی کیا نہ جائے اور ان کی حیثیت اور انسانیت کی پاسداری کی جائے۔

4. معاملات کا انصاف:

اسلام میں جنگی قیدیوں کو معاملات میں انصاف کا حق ہوتا ہے۔ان کے ساتھ معاملات میں درستی اور انصاف کی جانب رجوع کیا جانا چاہیے۔

5. تعلیم اور تربیت:

اسلامی تعلیمات میں جنگی قیدیوں کو تعلیم اور تربیت کی ضرورت کی بات کی گئی ہے۔وہ ادب واخلاق، معرفت، اور کاروبار کی تربیت کی جائے تاکہ وہ مجتمع میں مثبت طور پر شامل ہو سکیں۔

6. حق اظہار رائے:

اسلام میں جنگی قیدیوں کو اپنے خیالات اور خواہشات کا اظہار کرنے کا حق دیا گیا ہے۔ان کے رائے کی احترام کی جانی چاہیے اور ان کے خیالات کا سمجھنے کا پرتو دیا جانا چاہیے۔

مسافروں کے حقوق:

مسافروں کے حقوق کی روشنی میں قرآن وسنت کی بہترین تعلیمات شامل ہیں۔اسلام میں مسافروں کے لئے حمایت، محبت، رعایت، اور احترام کی پابندیاں موجود ہیں۔اس کے علاوہ، اسلامی تعلیمات میں مسافروں کے لئے آسانی، حقوق، اور فراغت کے ضابطے بھی شامل ہیں۔
یہاں کچھ مثالیں دی گئی ہیں جو مسافروں کے حقوق کو قرآن وسنت کی روشنی میں بیان کرتی ہیں:

1. مسافر بندہ کا حقوق: قرآن میں آیات موجود ہیں جو مسافر کے حقوق کی حفاظت اور احترام کی بات کرتی ہیں۔ایک مثال کے طور پر، **"وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ" (10)**

یہ آیت بیان کرتی ہے کہ ایک شخص کو اپنے قریبیوں، مسکینوں، اور مسافروں کے حقوق کی پابندی کرنی چاہیے۔

2. سفر کی مشقتوں کا تسکین:

رسول اللہ ﷺ نے مسافروں کی مشقتوں کو تسکین کرنے کی تنصیحات بھی کیں ہیں۔انہوں نے فرمایا، **"السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ فَإِذَا اكْتَفَى أَحَدُكُمْ بِمَبْطِنِهِ فَلْيَعْجَلْ إِلَى أَهْلِهِ" (11)**

یعنی "سفر عذاب کا ٹکڑا ہے، لہذا جب بھی کسی ایک شخص کو اپنے گھر والوں کے پاس برس جانے کا موقع ملے تو وہ جلدی کریں"۔

3. حفاظت کی ضرورت:

قرآن وسنت میں مسافروں کی حفاظت کی ضرورت کی بات کی گئی ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، **"إِذَا سَافَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُوصِ وَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُرْحِلَ" (12)**

یعنی

"جب کوئی شخص سفر کرے تو وہ سفر سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے"۔اس کا مقصد اسلامی حفاظتی طرز عمل کو برقرار رکھنا ہے۔

4. اتصال برقرار رکھنا:

اسلام میں مسافروں کو اپنے گھر والوں سے رابطے کی پابندی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، "مَنْ سَافَرَ فَقَدْ ضَيَّعَ نَصِيبَهُ مِنَ الْعِلْمِ" (13) یعنی "جو شخص سفر کرتا ہے وہ اپنے حصے کی علمی برکتوں کو ضائع کرتا ہے"۔ یہ اہمیت دار ہے کہ مسافر گھر والوں سے رابطے کو قائم رکھے تاکہ اس کا نصیبہ علمی و فکری ترقی کا حصہ بن سکے۔

غریبوں اور یتیموں کے حقوق:

قرآن وحدیث میں غریبوں اور یتیموں کے حقوق کی بہترین روشنی موجود ہے۔ اسلام میں ان کے لئے حمایت، مدد، رعایت، اور احترام کی پابندیاں ہیں۔ غریبوں اور یتیموں کو سماجی، معاشرتی، اور مالی حقوق کی حفاظت کی جانی چاہیے۔ چنانچہ، یہاں کچھ مثالیں بیان کی گئی ہیں جو غریبوں اور یتیموں کے حقوق کو قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کرتی ہیں:

1. حقوق الوالدین:

قرآن میں آیات موجود ہیں جو غریبوں اور یتیموں کے والدین کے حقوق کی حفاظت کی بات کرتی ہیں۔ ایک مثال کے طور پر، "وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ۖ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا" (14)

یہ آیت بیان کرتی ہے کہ ایک شخص کو اللہ کی عبادت کرنے کے ساتھ - ساتھ اچھے طور پر اپنے والدین کا حق ادا کرنا چاہیے۔

2. معاملات کی عدل وانصاف:

قرآن وسنت میں غریبوں اور یتیموں کی حقوق کی حفاظت اور معاملات میں عدل وانصاف کرنے کی تنصیحات بھی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، "مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَلْتُدْرِكْهُ مَظَالِمُهُمْ عَلَى الْمَسَاكِينِ وَالْغُرِّ فِي الْأَسْوَاقِ" (15)

یعنی "جو شخص چاہتا ہے کہ وہ دوزخ سے دور ہو جائے اور جنت میں داخل ہو جائے، تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ مظالم کو معاملات میں مسکینوں اور غریبوں کے ساتھ کر دے اور بازاروں میں ان کی مدد کرے"۔

3. زکاۃ وصدقات:

اسلام میں زکاۃ اور صدقات کا نظام ہے جو غریبوں اور یتیموں کی مدد کیلئے ہے۔ قرآن میں زکاۃ کی اہمیت بیان کی گئی ہے، جو غریبوں اور یتیموں کی معاشی حفاظت کو مدنظر رکھتی ہے۔

4. محبت ومروت:

5. رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو غریبوں اور یتیموں کے ساتھ محبت اور مروت کا سلوک کرنے کی تنصیحات بھی کیں ہیں۔ وہ فرمایا، "مَنْ لَا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ" (16)

یعنی "جو شخص دوسروں پر رحم نہ کرے، اس پر خدا بھی رحم نہیں کرتا"۔

والدین کے حقوق:

والدین کے حقوق کا قدیم اور جدید تصور قرآن وحدیث کی روشنی میں درج ذیل حوالوں کی روشنی میں پیش آتا ہے:

1. قرآن میں والدین کے حقوق کا اہم تصور آیت اللہ میں ظاہر ہے:

"وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا" (17)

"اور تیرے پروردگار نے فرمایا ہے کہ صرف اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ نیکی کرو۔ اگر تیری عمر میں ان میں سے کوئی ایک یا دونوں زندہ رہیں تو ان سے کہہ نہ کہنا "اف" اور نہ ان کو ڈانٹنا بلکہ ان کے ساتھ پیار سے بات کرنا۔"

اس آیت میں والدین کی عبادت کے ساتھ ساتھ ان کی احسان مندی کی توجہ بھی ہے۔

2. حدیث میں بھی والدین کے حقوق کے بارے میں واضح اور مستقل ہدایات موجود ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جنت میں صدقہ جاریہ کے سوا کچھ نہیں، لیکن بعض والدین کی رضا بھی ایسی ہے جو ان کے بعد ان کے ہمسایہ کو منزل سے لے کر اُتارے۔"(18)

اس حدیث میں والدین کی خدمت اور ان کی خوشنودی کی اہمیت کا ذکر ہے۔

3. حدیث شریفہ میں والدین کے حقوق کے ساتھ ساتھ ان کی احترام وتوجہ کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب بھی اچھی باتیں کہو تو ان کا ساتھ دو اور جب بری باتیں کہو تو ان کا ساتھ نہ چھوڑو۔(19)

اس حدیث میں والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی اہمیت کا بیان ہے۔

بنیادی طور پر، قرآن مجید اور حدیث شریفہ نے والدین کے حقوق کے قدیم اور جدید تصورات کو مستقل اور آخری مانا ہے۔ ان کی احترام وتوجہ کے ساتھ نوازنا، ان کی خدمت کرنا، ان کی خوشنودی پر عمل کرنا اور ان کی دعاوں کا حاصل کرنا اسلامی تعالیم کا اہم حصہ ہیں۔

اساتذہ کے حقوق:

اساتذہ کے حقوق کا قرآن وحدیث کی روشنی میں تصور اہمیت رکھتا ہے۔ اساتذہ کے حقوق کو قدیم اور جدید تصورات کے تحت سمجھا جا سکتا ہے:

1. قرآن میں علم وتعلیم کے اہمیت کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ" (20)

"پڑھو! اپنے رب کے نام سے جو (منو) پیدا کیا"

اس آیت میں علم کی طلب اور اس کی تعلیم کے اہمیت کا بیان ہے۔ اساتذہ کی علم وتعلیم میں رہنمائی اور تفہیم کرنے کا کام بہت اہم ہے اور ان کے حقوق کا احترام کرنا چاہئے۔

2. حدیث شریفہ میں بھی اساتذہ کے حقوق کے بارے میں واضح اور مستقل ہدایات فراہم کیے گئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ" (21)

"جو شخص علم طلب کرنے کے لئے سفر کرے، اللہ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے"

اس حدیث میں علم کی تلاش کرنے کے لئے سفر کرنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ کی مدد ملتی ہے۔ یہ ہمیں اساتذہ کے حقوق کی اہمیت سمجھاتا ہے اور ہمیں ان کے علم و تجربے کو احترام سے قبول کرنا چاہیئے۔

3. حدیث شریفہ میں اساتذہ کے حقوق کی تعظیم کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللَّهَ" (22)

"جو شخص لوگوں کا شکر نہیں کرتا، وہ اللہ کا شکر نہیں کرتا۔

اس حدیث میں ہمیں یاد دلایا گیا ہے کہ ہم اپنے اساتذہ کا قدر و احترام کریں اور ان کا شکر کریں۔

4. قرآن مجید میں اساتذہ کے حقوق کے بارے میں ایک اہم تصور ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حوالے سے ظاہر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا" (23)

"اور کتاب میں مریم کا ذکر کرو جب وہ اپنے گھر والوں کے پاس سے ایک مقام کی جانب گئی"

اس آیت میں حضرت مریم علیہ السلام نے اپنے اساتذہ کے احترام کیلئے گھر والوں کے پاس سے الگ ہونے کا ذکر ہے۔ یہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ہم اپنے اساتذہ کی تعلیم کا احترام کریں اور ان کی راہ کا ادب رکھیں۔

حوالہ جات

1۔ سورت الحجرات، 49:13

۔ سورت الإسراء، 17:33

3۔۔ صحیح البخاري، امام بخاری

4۔ صحیح البخاري

5۔ حدیث نووی شریف (صحیح مسلم، ۱)

6۔ حدیثِ جبریل (صحیح بخاری، ۱)

7۔ (النساء، 4:36

8۔ (صحیح البخاري)

9۔ (صحیح البخاري)

10 ۔(الاسراء،17:26)

11۔(صحیح البخاری)

12۔(صحیح البخاری)

13۔(سنن الترمذي)

14۔(النساء،4:36)

15۔(صحیح الترمذي)

16۔(صحیح البخاری)

17۔(الاسراء17:23)

18۔(صحیح مسلم،۲۶۴۸)

19۔(صحیح البخاری،۵۱۰۸)

20۔(العلق96:1)

21۔(صحیح مسلم،2699)

22۔(سنن الترمذی،1954)

23۔سورت(مریم19:16)

References

1. Sura Hujarat, 49:13
2. Sura al-Isra, 17:33
3. Sahih al-Bukhari, Imam Bukhari
4. Sahih al-Bukhari
5. Hadith Nawi Sharif (Sahih Muslim, 1)
6. Hadithul lui Gabriel (Sahih Bukhari, 1)
7. (Al-Nisa', 4:36)
8. (Sahih al-Bukhari)
9. (Sahih al-Bukhari)
10. (Al-Isra, 17:26)
11. (Sahih al-Bukhari)
12. (Sahih al-Bukhari)
13. (Sunan al-Tirmidhi)
14. (Al-Nisaa, 4:36)
15. (Sahih al-Tirmidhi)
16. (Sahih al-Bukhari)
17. (Al-Isra 17:23)
18. (Sahih Muslim, 2648)
19. (Sahih al-Bukhari, 5108)
20. (Al-Alaq 96:1)
21. (Sahih Muslim, 2699)
22. (Sunan al-Tirmidhi, 1954)
23. Sura (Maria 19:16)